حج بدل میں حج کی قربانی کس پر لازم ہے؟

مجیب: مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: JTL-1787

تاریخ اجراء: 08ذی الحجۃ الحرام1445ھ/15جون2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ حج بدل کرنے والا (جبکہ وہ کروانے والے کی اجازت سے حجِ تمتع کی صورت میں کر رہا ہو، تو وہ) حج کی قربانی اپنے نام پر کرے گا یا جس کے نام پر حج بدل کرنے گیا ہے، اس کے نام پر کرے گا؟ برائے مہربانی جواب ارشاد فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو شخص حجِ بدل کروانے والے کی اجازت سے تمتع کی صورت میں حج بدل کر رہا ہو، تو اس صورت میں وہ حجِ تمتع کی قربانی اپنے مال سے اپنے نام پر کرے گا، حج بدل کروانے والے کی طرف سے نہیں کرے گا، کیونکہ حجِ تمتع اور حجِ قران میں حاجی پر شکرانے کے طور پر جو قربانی لازم ہوتی ہے، تو وہ حج و عمرہ دونوں کو جمع کرنے کی وجہ سے لازم ہوتی ہے اور حج و عمرہ کو حقیقی لحاظ سے جمع کرنے والا یہی حاجی ہوتا ہے، تو حج کا وقوع اگرچہ شرعی لحاظ سے حج بدل کروانے والے کی طرف سے ہوتا ہے، مگر قربانی کا وجوب حقیقی لحاظ کے اعتبار سے ہے، اس لیے یہ حاجی پر اسی کے مال سے لازم ہوتی ہے۔ اس میں اصول یہ ہے کہ دمِ احصار کے علاوہ جو قربانی بھی حج کی وجہ سے لازم ہوگی، وہ حج بدل کروانے والے پر نہیں ہوگی، بلکہ حج بدل کرنے والے پر ہوگی۔

چنانچہ اس کے متعلق فقیہ النفس امام قاضی خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: ”الحاج عن المیت إذا کان مأمورا بالقران کان دم القران علی الحاج لا فی مال المیت والأصل فیہ أن کل دم یجب علی المأمور بالحج یکون علی الحاج لا فی مال المیت إلا دم الإحصار فی قول أبی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی“ ترجمہ: میت کی طرف سے حج کرنے والا اگر قِران کر رہا ہو، تو قران کی قربانی حاجی پر ہوگی، نہ کہ میت کے مال سے۔ اس میں اصل یہ ہے کہ ہر وہ دَم جو مامور پر حج کی وجہ سے واجب ہو، تو وہ حاجی پر ہوتا ہے، نہ کہ میت کے مال

سے، سوائے محصر پر آنے والے دم کے، یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول ہے۔(فتاوی قاضی خان، جلد01، صفحہ153، مطبوعہ دار الکتب االعلمیہ، بیروت)

الدر المختار میں ہے:”(ودم القران) والتمتع (والجناية على الحاج) إن أذن له الآمر بالقران والتمتع“ ترجمہ: قِران و تمتع اور جنایت کا دم (قربانی) حاجی پر ہو گا، جبکہ قِران و تمتع حجِ بدل کروانے والے کی اجازت سے ہو۔

اس کے تحت رد المحتار علی الدر المختار میں ہے:”(قوله على الحاج) أي المأمور. أما الأول فلأنه وجب شكرا على الجمع بين النسكين وحقيقة الفعل منه وإن كان الحج يقع عن الآمر لأنه وقوع شرعي لا حقيقي ...أفاده في البحر“ ترجمہ: ماتن کا قول: حاجی پر ہو گا یعنی جسے حجِ بدل کا حکم دیا گیا ہے، اس پر ہو گا، پہلا تو اس وجہ سے کیونکہ یہ دم دو عبادتوں یعنی حج و عمرہ کو جمع کرنے کے شکرانے کے طور پر واجب ہوا ہے اور حقیقی لحاظ سے یہ اسی نے ادا کیے، اگرچہ حج آمر یعنی حج بدل کروانے والے کی طرف سے ہو رہا ہے، کیونکہ وہ وقوعِ شرعی ہے، نہ کہ حقیقی۔ اسے بحر میں بیان کیا گیا۔(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد02، صفحہ611، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

جد الممتار میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کے حوالے سے ہے:”وقد أقره عليه القاري ثمه قائلا: (أي: وأذنا له في التمتع "جاز"، لكن دم المتعة عليه في ماله) اه“ ترجمہ: اور ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے وہاں یہ کہتے ہوئے اس (تمتع) کو برقرار رکھا ہے کہ: (اور ان دونوں نے اسے تمتع کی اجازت دیدی ہو، تو یہ جائز ہے، لیکن تمتع کی قربانی اس (حاجی) پر اسی کے مال سے ہو گی۔(جد الممتار، جلد05، صفحہ306، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے:”مرض یا دشمن کی وجہ سے حج نہ کر سکا اور کسی طرح پر مُحصر ہوا، تو اس کی وجہ سے جو دَم لازم آیا، وہ اُس کے ذمہ ہے، جس کی طرف سے گیا اور باقی ہر قسم کے دَم اِس کے ذمہ ہیں۔ مثلاً: سلا ہوا کپڑا پہنایا خوشبو لگائی یا بغیر احرام میقات سے آگے بڑھا یا شکار کیا یا بھیجنے والے کی اجازت سے قِران و تمتع کیا۔“ (بہار شریعت، جلد01، صفحہ1206، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم